روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 18 دسمبر 2009ء ...... ہجری 18 فتح 1388 ھش جلد 59-94 نمبر 284

یاجوج ماجوج کے ظہور کی خبر

حضرت زینب بنت جحشؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک دفعہ ان کے پاس آئے اور فرمایا۔

لاالٰہ الا اللّٰہ ۔عرب کے لئے اس شر کی وجہ سے ہلاکت ہے جو قریب آ گیا ہے۔آج کے دن یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں سوراخ ہوگیا ہے اور آپ نے انگوٹھے اور انگلی کو ملا کر سوراخ کا حجم دکھایا۔

﴿صحیح بخاری کتاب الفتن باب لا یدخل الدجال المدینۃ حدیث نمبر 6601﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

90۔نوے واں نشان ۔ایک دفعہ قانون ڈاک کی خلاف ورزی کا مقدمہ میرے پر چلایا گیا جس کی سزا پانچ سو روپیہ جرمانہ یا چھ[6] ماہ قید تھی اور بظاہر سبیل رہائی معلوم نہیں ہوتی تھی تب بعد دعا خواب میں خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ وہ مقدمہ رفع دفع کر دیا جائے گا اس مقدمہ کا مخبر ایک عیسائی رلیا رام نام تھا جو امرتسر میں وکیل تھا اور میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا کہ اُس نے میری طرف ایک سانپ بھیجا ہے اور میں نے اُس سانپ کو مچھلی کی طرح تل کر اُس کی طرف واپس بھیج دیا ہے۔چونکہ وہ وکیل تھا اس لئے میرے مقدمہ کی نظیر گویا اُس کے لئے کارآمد تھی اور تلی ہوئی مچھلی کا کام دیتی تھی چنانچہ وہ مقدمہ پہلی پیشی میں ہی خارج ہوگیا۔

91۔اکانواں نشان۔براہین احمدیہ میں جو آج سے پچیس برس پہلے تمام ممالک میں شائع ہوچکی ہے یعنی ہر حصہ پنجاب اور ہندوستان اور بلاد عرب اور شام اور کابل اور بخارا غرض تمام بلاد (۔) میں پہنچائی گئی ہے اس میں یہ ایک پیشگوئی ہے ...... یعنی خدا کی وحی میں میری طرف سے یہ دعا تھی کہ اے میرے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ جیسا کہ اب میں اکیلا ہوں اور تجھ سے بہتر کون وارث ہے یعنی اگرچہ میں اس وقت اولاد بھی رکھتا ہوں اور والد بھی اور بھائی بھی لیکن روحانی طور پر ابھی میں اکیلا ہی ہوں اور تجھ سے ایسے لوگ چاہتا ہوں جو روحانی طور پر میرے وارث ہوں یہ دعا اس آئندہ امر کے لئے پیشگوئی تھی کہ خدا تعالیٰ روحانی تعلق والوں کی ایک جماعت میرے ساتھ کر دے گا جو میرے ہاتھ پر توبہ کریں گے سو خدا کا شکر ہے کہ یہ پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہوئی۔پنجاب اور ہندوستان سے ہزارہا سعید لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور ایسا ہی سرزمین ریاست امیر کابل سے بہت سے لوگ میری بیعت میں داخل ہوئے ہیں اور میرے لئے یہ عمل کافی ہے کہ ہزارہا آدمیوں نے میرے ہاتھ پر اپنے طرح طرح کے گناہوں سے توبہ کی ہے اور ہزارہا لوگوں میں بعد بیعت میں نے ایسی تبدیلی پائی ہے کہ جب تک خدا کا ہاتھ کسی کو صاف نہ کرے ہرگز ایسا صاف نہیں ہوسکتا اور میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرے ہزارہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل کر چکے ہیں کہ ایک ایک فرد اُن میں بجائے ایک ایک نشان کے ہے اگرچہ یہ درست ہے کہ اُن کی فطرت میں پہلے ہی سے ایک مادہ رُشد اور سعادت کا مخفی تھا مگر وہ کھلے طور پر ظاہر نہیں ہوا جب تک انہوں نے بیعت نہیں کی غرض خدا کی شہادت سے ثابت ہے کہ پہلے میں اکیلا تھا اور میرے ساتھ کوئی جماعت نہ تھی اور اب کوئی مخالف اِس بات کو چھپا نہیں سکتا کہ اب ہزارہا لوگ میرے ساتھ ہیں۔پس خدا کی پیشگوئیاں اِس قسم کی ہوتی ہیں جن کے ساتھ نصرت اور تائید الٰہی ہوتی ہے۔کون اِس بات میں مجھے جھٹلا سکتا ہے کہ جب یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ نے فرمائی اور براہین احمدیہ میں درج کر کے شائع کی گئی اُس وقت جیسا کہ خدا نے فرمایا میں اکیلا تھا اور بجز خدا کے میرے ساتھ کوئی نہ تھا میں اپنے خویشوں کی نگاہ میں بھی حقیر تھا کیونکہ اُن کی راہیں اور تھیں اور میری راہ اور تھی اور قادیان کے تمام ہندو بھی باوجود سخت مخالفت کے اس گواہی کے دینے کے لئے مجبور ہوں گے کہ میں درحقیقت اُس زمانہ میں ایک گمنامی کی حالت میں بسر کرتا تھا اور کوئی نشان اس بات کا موجود نہ تھا کہ اس قدر ارادت اور محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھنے والے میرے ساتھ شامل ہوجائیں گے۔اب کہو کہ کیا یہ پیشگوئی کرامت نہیں ہے۔کیا انسان اس پر قادر ہے اور اگر قادر ہے تو زمانہ حال یا سابق زمانہ میں سے اس کی کوئی نظیر پیش کرو۔

﴿حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 ص 248﴾

ضرورت نگران تعمیرات

صدر انجمن احمدیہ کی نظامت جائیداد میں نگران تعمیرات کی آسامی خالی ہے۔ملازمت کے خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں متعلقہ امیر/صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ 15 جنوری 2010ء تک نظامت جائیداد میں بھجوا دیں۔درخواست دہندہ کے لئے سول انجینئرنگ کی ڈگری یا ڈپلومہ کے ساتھ کم از کم دس سال کا تجربہ ضروری ہے۔درخواست کے ساتھ اپنی موجودہ تصویر بھی بھجوائیں۔

﴿ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ﴾

ضرورت فارماسسٹ

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں Pharmacist کی آسامی خالی ہے۔ایسے حضرات جو ملازمت میں دلچسپی رکھتے ہوں اپنی CV اور درخواستیں ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام اپنے صدر صاحب/امیر صاحب کی سفارش سے ارسال کریں۔

﴿ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ﴾

ملت ایکسپریس کا سٹاپ

ملت ایکسپریس (سرگودھا۔کراچی) اب ربوہ ریلوے سٹیشن پر رکتی ہے۔احباب کرام سے درخواست ہے کہ ملت ایکسپریس پر سفر کرتے ہوئے اپنے سٹیشن کو استعمال کریں اور ٹکٹ کارڈ پر سفر کریں نہ کہ ووچر ٹکٹ پر۔دوسرے شہروں سے ربوہ آنے والے بھی ربوہ کا ٹکٹ لے کر سفر کریں۔ملت ایکسپریس فیصل آباد سے صبح 10:55 پر ربوہ آتی ہے جبکہ سرگودھا سے سہ پہر 3:38 پر ربوہ آتی ہے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 559

افواج ملائکہ سے نصرت آسمانی کا روحانی ذریعہ

حضرت مصلح موعود کا ایک پُر معارف ارشاد:

"ملائکہ سے فیوض حاصل کرنے کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ خلفاء سے مخلصانہ تعلق قائم رکھا جائے اور ان کی اطاعت کی جائے۔ چنانچہ اس جگہ طالوت کے انتخاب میں خدائی ہاتھ کا ثبوت یہی پیش کیا گیا ہے کہ تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نئے دل ملیں گے جن میں سکینت کا نزول ہوگا اور خدا تعالیٰ کے ملائکہ ان دلوں کو اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ گویا طالوت کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے نتیجہ میں تم میں ایک تغیر عظیم واقع ہو جائے گا، تمہاری ہمتیں بلند ہو جائیں گی، تمہارے ایمان اور یقین میں اضافہ ہو جائے گا ملائکہ تمہاری تائید کے لئے کھڑے ہو جائیں گے اور تمہارے دلوں میں استقامت اور قربانی کی روح پھونکتے رہیں گے۔ پس سچے خلفاء سے تعلق رکھنا ملائکہ سے تعلق پیدا کر دیتا ہے اور انسان کو انوار الٰہیہ کا مہبط بنا دیتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 561)

آخرین کے لئے روحانی خلافت کا آسمانی نظام

اوائل 1920ء کا واقعہ ہے کہ حافظ محمد حسن صاحب بی اے، مسٹر ظہور احمد صاحب بی اے سابق ایڈیٹر پیغام اور مسٹر عطاء اللہ صاحب سٹوڈنٹ ایم اے کلاس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو ملنے کے لئے آئے۔ تعارف کے بعد ان میں سے ایک نوجوان مسٹر ظہور احمد نے حضور سے انٹرویو لیا جس کے بعض اہم نکات پیش خدمت کرتا ہوں۔

نوجوان: خلفائے اربعہ میں تو اولی الامر کی صفت بھی پائی جاتی تھی جو کہ آپ میں نہیں پھر آپ کو خلیفہ کس طرح کہا جاسکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح: دیکھئے دولت مند کی یہ تعریف ہے کہ جس کے پاس دولت ہو۔ جو شخص فرانس میں ہوگا اس کے پاس فرانس ہی کا سکہ دولت کے طور پر ہوگا۔ جو امریکہ میں ہوگا اس کے پاس امریکہ کا ہی سکہ ہوگا اور جو چین میں ہوگا اس کے پاس چین کا ہی سکہ ہوگا اور ان سب کو دولت مند کہا جائے گا نہ یہ کہ امریکن دولت مند نہیں، یا چینی دولت مند نہیں۔ اب ایک ایسا شخص جو روحانی طور پر اولی الامر ہوگا اس کا خلیفہ روحانی ہی ہوگا اور جو روحانی اور جسمانی ہے اس کا خلیفہ بھی روحانی اور جسمانی اولی الامر ہوگا۔ چونکہ رسول کریم ﷺ روحانی اور جسمانی دونوں طریق کے اولی الامر تھے اس لئے آپ کے خلفاء روحانی اور جسمانی اولی الامر ہوئے۔ لیکن حضرت صاحب چونکہ روحانی اولی الامر تھے اس لئے آپ کا خلیفہ بھی روحانی اولی الامر ہی ہوگا۔

نوجوان: ایسا خلیفہ تو نامکمل خلیفہ ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح: اگر اس سے آپ کی یہ مراد ہے کہ ہمارے پاس حکومت نہیں تو یہ ہم خود کہتے ہیں کہ ہماری خلافت روحانی ہے جسمانی نہیں۔

نوجوان: مختلف ممالک کے بادشاہ ہیں فرانس کا ہے، انگلستان کا ہے، آسٹریا کا ہے، یہ سب بادشاہ کہلاتے ہیں۔ اسی طرح جو بھی خلیفہ ہو وہ ایسا ہی ہونا چاہئے جیسے پہلے ہوئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح: یہ تو آپ کو علم ہی ہوگا کہ مختلف ممالک کے بادشاہوں کے اختیارات میں فرق ہے اور سب کے اختیارات ایک جیسے نہیں ہیں۔

نوجوان: اول یہ تو مجھے معلوم ہے کہ ان کے اختیارات میں فرق ہے لیکن ان کے نام میں تو فرق نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح: پس اگر ان کے اختیارات میں فرق ہونے کی وجہ سے ان کے نام میں کوئی فرق نہیں اور اس طرح ان کے بادشاہ کہلانے میں کوئی حرج نہیں تو اسی طرح خلافت کے متعلق بھی سمجھ لیجئے۔ خلفائے اربعہ چونکہ رسول کریم ﷺ کے خلیفہ تھے اور رسول کریم کے پاس حکومت بھی تھی اس لئے وہ خلفاء حکومت بھی رکھتے تھے۔ لیکن میں جس کا خلیفہ ہوں وہ چونکہ حاکم نہیں تھا اس لئے میرے پاس کس طرح حکومت آ جاتی۔ میں تو روحانی بادشاہ کا خلیفہ ہوں اس لئے روحانی خلیفہ ہوں۔

(الفضل 26 فروری 1920ء)

روحانی انقلاب کی ایک ایمان افروز مثال

ایک بار حضرت مصلح موعود نے انکشاف فرمایا کہ:

"مجھے ایک دفعہ ایک یہودی نے چٹھی لکھی کہ میں وہ شخص ہوں کہ شائد ہی کسی کے دل میں میرے دل سے بڑھ کر محمد رسول اللہ ﷺ کے متعلق دشمنی ہو۔ بلکہ رسول کریم ﷺ کا نام سنتے ہی مجھے اشتعال پیدا ہو جاتا تھا لیکن آپ کے (مربیان) سے (دین حق) کی خوبیاں سن کر یہ حالت ہوگئی ہے کہ میں رات کو سوتا نہیں جب تک رسول کریم ﷺ پر درود نہ بھیج لوں۔"

(خطبہ جمعہ 7 مئی 1937ء بحوالہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ جلد سوم صفحہ 90 ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن)

تیرے صدقے تیرے قربان رسول عربی
تجھ سے جاری ہوا فیضان رسول عربی

دل کھول کر خرچ کرو

ایک حدیث قدسی ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

"اے ابن آدم تو دل کھول کر خرچ کر۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر بھی خرچ کرے گا۔" (مسلم کتاب الزکوۃ)

احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ اپنے عطایا جات مدّ امداد مریضان / مدّ ڈویلپمنٹ میں بھجوا کر دکھی انسانیت کی خدمت میں اپنا حصہ ڈالیں۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ

نعت

وہ تو ہر درد کے درمان کی صورت آیا
ایک انسان کہ قرآن کی صورت آیا

اس کے جلووں نے منور کیا اندھیاروں کو
وہ کہ ظلمات میں احسان کی صورت آیا

اس نے ہر دور کے انسان کو عظمت بخشی
شرفِ انساں کے نگہبان کی صورت آیا

وہ جو آیا تو بہاروں سے فضائیں مہکیں
اک معطر سے گلستان کی صورت آیا

اس کا آنا تھا کہ ہر دور کی قسمت جاگی
ان گنت صدیوں کے ارمان کی صورت آیا

وہ صداقت کا امیں قول و عمل میں یکتا
اپنے کردار میں ایقان کی صورت آیا

عبدالصمد قریشی

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ◈ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ◈ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ◈ قیمت 5 روپے

1909ء میں وفات پانے والے چند رفقاء حضرت مسیح موعود

”کس قدر افسوس کا مقام ہوگا اگر اپنی جماعت کے ان لوگوں کو فراموش کر دیا جاوے جو انتقال کر گئے ہیں۔“

حضرت مسیح موعود

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

حضرت اقدس مسیح موعود کے رفقاء روحانی دنیا میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں، ان کے مقام اور مرتبہ کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود خود فرماتے ہیں:

”اس جگہ مَیں اس بات کے اظہار اور اس کے شکر کے ادا کرنے کے بغیر رہ نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا، میرے ساتھ تعلق اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے محبت اور اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں۔ نہ مَیں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں....

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 35)

مضمون ہذا میں آج سے سو سال قبل وفات پا جانے والے چند رفقاء حضرت مسیح موعود کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت منشی رستم علی صاحب آف مدار ضلع جالندھر یکے از 313

حضرت منشی رستم علی صاحب مدار ضلع جالندھر کے رہنے والے تھے۔ براہین احمدیہ کے دور میں حضرت اقدس سے عقیدت ہوئی اور پھر اس تعلق کو تا دم آخر نہایت اخلاص و وفا سے نبھایا۔ حضرت اقدس کے دل میں آپ کے لیے بہت محبت تھی جس کا اظہار حضور کے آپ کے نام مکتوبات میں ملتا ہے، 1886ء میں حضرت اقدس نے حصول نشان (جو بعد میں پیشگوئی مصلح موعود کی صورت میں ظاہر ہوا) کے لئے جب سفر کا ارادہ کیا تو اس سفر کی اطلاع بعض چنیدہ دوستوں کو دی جن میں حضرت چوہدری صاحب بھی شامل تھے۔ حضور نے آپ کے نام ایک مکتوب محررہ 13 جنوری 1886ء میں تحریر فرمایا۔

”اس خاکسار نے حسب ایماء خداوند کریم...... اس شرط سے سفر کا ارادہ کیا ہے کہ شب و روز تنہا ہی رہے اور کسی کی ملاقات نہ ہو اور خداوند کریم جلشانہ نے اس شہر کا نام بتا دیا ہے جس میں کچھ مدت بطور خلوت رہنا چاہیے اور وہ ہوشیار پور ہے۔ آپ کسی پر ظاہر نہ کریں کہ بجز چند دوستوں کے اور کسی پر ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔“ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر سوم)

حضور نے اپنی کتاب ”ازالہ اوہام“ میں اپنے ذکر کردہ بعض مخلصین میں آپ کو بھی شامل فرمایا ہے، حضور فرماتے ہیں:

(24) حبی فی اللہ منشی رستم علی ڈپٹی انسپکٹر پولیس ریلوے۔ یہ ایک جوان صالح اخلاص سے بھرا ہوا میرے اول درجہ کے دوستوں میں سے ہے۔ اُن کے چہرے پر ہی علامات غربت و بے نفسی و اخلاص ظاہر ہیں، کسی ابتلا کے وقت میں نے اس دوست کو متزلزل نہیں پایا اور جس روز سے ارادت کے ساتھ انھوں نے میری طرف رجوع کیا، اس ارادت میں قبض اور افسردگی نہیں بلکہ روز افزوں ہے۔ وہ دو روپیہ چندہ اس سلسلہ کے لئے دیتے ہیں۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 536)

حضرت چودھری رستم علی صاحب نے 11 جنوری 1909ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔

حضرت شیخ محمد حسین صاحب مراد آبادی یکے از 313

حضرت مسیح موعود کی کتب کی کتابت کی سعادت جن احباب کو نصیب ہوئی ہے ان میں ایک نام حضرت شیخ محمد حسین صاحب مراد آبادی کا بھی ہے۔ حضرت شیخ صاحب اتر پردیش بھارت کے شہر مراد آباد سے تعلق رکھتے تھے اور خوش نویس تھے اور اپنے کام کے سلسلے میں امرتسر میں آ گئے تھے جہاں حضرت اقدس کی تصنیف لطیف براہین احمدیہ کی طباعت ہوئی اور براہین احمدیہ حصہ چہارم کا سرورق لکھنے کا موقع آپ کو ملا اور یہیں سے حضرت اقدس کے ساتھ عقیدت و اخلاص کا سفر شروع ہوا جو آخر تک جاری رہا۔ حضور کے دعویٰ بیعت پر فوراً لبیک کہنے والوں میں سے ہوئے چنانچہ آپ نے یوم تاسیس جماعت احمدیہ مورخہ 23 مارچ 1889ء کو دارالبیعت لدھیانہ میں بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی، آپ بیعت کرنے والے ابتدائی دس احباب میں سے تھے۔

1890ء میں جب حضور نے اپنی کتاب ”فتح اسلام“ تصنیف فرمائی تو اس کی کتابت حضرت شیخ صاحب نے کی، ان دنوں آپ حضرت شیخ نور احمد صاحب امرتسری (بیعت 1892ء - وفات 8 جون 1928ء) کے مطبع میں کام کرتے تھے چنانچہ حضرت شیخ نور احمد صاحب بیان کرتے ہیں:

”....حضرت صاحب نے مجھے تحریر فرمایا کہ ایک کاتب ہمارے پاس قادیان بھیج دیں ایک چھوٹا سا رسالہ لکھوانا ہے ان دنوں شیخ محمد حسین صاحب موصوف مرحوم ہی میرے پاس تھے اور وہ خود بھی قادیان جانے کا ارادہ کر رہے تھے مَیں نے ان کو بھیج دیا، حضرت نے ان سے ایک رسالہ ”فتح اسلام“ لکھوایا جس میں آپ کے مسیح موعود ہونے کا دعوے............ تھا۔ شیخ صاحب مرحوم کا پیاں لے کر میرے پاس امرتسر واپس آئے اور کہا کہ حضرت نے اس کو چھاپنے کے لیے آپ کے پاس بھیجا ہے....“

(رسالہ نور احمد صفحہ 8 از حضرت شیخ نور احمد صاحب امرتسری)

کتاب فتح اسلام میں حضور نے اپنے ذکر کردہ احباب میں آپ کا تذکرہ بھی شامل فرمایا ہے، حضور فرماتے ہیں:

اس جگہ میں اپنے چند اور دلی دوستوں کا بھی ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں جو اس الٰہی سلسلہ میں داخل اور میرے ساتھ سرگرمی سے دلی محبت رکھتے ہیں۔ ازانجملہ اخویم شیخ محمد حسین مراد آبادی ہیں جو اس وقت مراد آباد سے قادیان میں آ کر اس مضمون کی کاپی محض للہ لکھ رہے ہیں۔ شیخ صاحب ممدوح کا صاف سینہ مجھے ایسا نظر آتا ہے جیسا آئینہ، وہ مجھ سے محض للہ غایت درجہ کا خلوص و محبت رکھتے ہیں اُن کا دل حُبِّ للہ سے پُر ہے اور نہایت عجیب مادہ کے آدمی ہیں، مَیں اُنھیں مراد آباد کے لئے ایک شمع منوّر سمجھتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ محبت اور اخلاص کی روشنی جو اُن میں ہے وہ کسی دن دوسروں میں بھی سرایت کرے گی۔ شیخ صاحب اگرچہ قلیل البضاعت ہیں مگر دل کے سخی اور منشرح الصدر ہیں ہر طرح سے اس عاجز کی خدمت میں مشغول رہتے ہیں اور محبت سے بھرا ہوا اعتقاد اُن کے رگ و ریشہ میں رچا ہوا ہے۔“

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 38-35)

حضرت اقدس کی پاکیزہ صحبت سے فیض پانے کے لیے آپ قادیان خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے، ایک جگہ اخبار الحکم لکھتا ہے:

”جدید مہمانوں میں سے.... منشی سردار خان صاحب اور دیگر احباب کپورتھلہ اور منشی محمد حسین صاحب مراد آبادی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں، آپ کئی روز سے آئے ہوئے ہیں اور کئی دنوں تک فیض صحبت سے حصہ لینے کے آرزومند۔ اللہ تعالیٰ دیگر احباب کو بھی ایسی توفیق دے آمین۔“

(الحکم 31 مئی 1905ء صفحہ 1 کالم 2)

آپ نے 28 ستمبر 1909ء کو وفات پائی۔

(بدر 14 اکتوبر 1909ء صفحہ 2 کالم 3)

حضرت حافظ محمد قاری صاحب جہلمی یکے از 313

حضرت حافظ محمد قاری صاحب ولد نور حسین صاحب راجپوت جہلم کے رہنے والے تھے اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کے شاگردوں میں سے تھے، گو کہ حضرت مولوی صاحب نے حضرت اقدس کی زیارت پہلے کی تھی لیکن پہلے بیعت کرنے کا شرف حضرت محمد قاری صاحب کو ہی تھا، حضرت میاں محمد یوسف خان صاحب سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اپنے آغاز احمدیت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضرت قبلہ والد صاحب کا یہ معمول تھا کہ صبح کی نماز کے لیے بیت میں جو ہمارے گھر سے دور تھی سحری کے وقت ہی تشریف لے جاتے، تہجد گھر میں ہی اکثر ادا فرماتے اور بیت میں بھی، مجھے بھی اپنے ہمراہ لے جاتے۔ یہ بیت حضرت مولوی محمد قاری صاحب کی تھی اور بیت قصاباں (جہلم) کہلاتی تھی، جہلم میں سب سے پہلے حضرت قاری صاحب ہی نے احمدیت قبول کی اور اس وقت ان کی بڑی مخالفت ہوئی، حضرت قاری صاحب کی حیثیت ان دنوں میں صرف ایک امام کی تھی اور اسی پر اس کا گزارہ تھا، محلّہ کے لوگوں نے متولی سے شکایت کی کہ قاری کافر ہو گیا ہے اسے الگ کیا جائے اور اس کی جگہ اور امام مقرر کیا جائے ورنہ ہم لوگ نماز پڑھنے نہیں جائیں گے، متولی نے دریافت کیا قاری شہادت کیا دیتا ہے تو انھوں نے کہا شہادت تو یہی دیتا ہے کہ خدا ایک ہے اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں پھر پوچھا اذان کس طرح دیتا ہے اور نماز کس طرح پڑھتا ہے؟ تو جب اسے یہ جواب مل گئے یہ سب کچھ وہی ہے جو پہلے تھا تو اس نے لوگوں کو جواب دیا کہ ان

حالات میں مَیں اسے الگ نہیں کر سکتا تمھاری مرضی ہے تو نماز پڑھو ورنہ نہ پڑھو۔ یہ پہلی نصرت تھی جو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنے اس مومن بندے کی فرمائی تا لوگوں کے لیے باعث عبرت ہو .... اس کے بعد حضرت قاری صاحب اکیلے ہی نداء دے کر نماز پڑھ لیتے لیکن جن دنوں میں مَیں نے انھیں دیکھا کہ ان کی (بیت) میں نمازیوں کو نماز پڑھنے کے لیے جگہ نہ ملتی تھی .....(عالمگیر برکات مامورِ زمانہ حصہ دوم صفحہ 39,40 از عبدالرحمٰن مبشر لاہور آرٹ پریس انارکلی لاہور)

حضرت مسیح موعود کی بعض کتب میں مختلف حوالوں سے آپ کا نام محفوظ ہے۔ کتاب آریہ دھرم، سراج منیر، تحفہ قیصریہ اور کتاب البریہ میں درج مختلف فہرستوں میں آپ کا نام درج ہے۔ پھر حضور نے اپنی کتاب انجام آتھم میں درج اپنے 313 کبار رفقاء میں آپ کا نام بھی 176 نمبر پر شامل فرمایا ہے۔

آپ نے 10 اکتوبر 1909ء کو جہلم میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے، آپ کا یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہوا ہے۔

آپ کی ایک بیٹی جو حضرت حیدر شاہ سب پوسٹ ماسٹر جہلم ابن بابو نظام شاہ صاحب سٹیشن ماسٹر چکر کوٹ ضلع کوہاٹ کے ساتھ بیاہی ہوئی تھیں، نے 1904ء میں وفات پائی۔

(الحکم 10 جنوری 1904ء صفحہ 15 کالم 1)

یکے از 313 حضرت شیخ عطا محمد صاحب۔ چنیوٹ

حضرت شیخ عطا محمد صاحب ولد حافظ محمد حیات صاحب چنیوٹ کے رہنے والے تھے اور اسٹامپ فروش تھے۔ حضرت اقدس نے آپ کو اپنے 313 رفقاء میں شامل فرمایا ہے آپ نظام وصیت میں شامل تھے وصیت نمبر 160 تھا۔ آپ کی وفات کا اعلان اخبار بدر میں اس طرح درج ہے:

''میاں عطا محمد صاحب احمدی اسٹامپ فروش شہر چنیوٹ ....کا جنازہ غائب پڑھیں۔''

(اخبار بدر 18 فروری 1909ء صفحہ 2 کالم 3)

حضرت حافظ قدرت اللہ خان صاحب شاہجہانپوری

حضرت حافظ قدرت اللہ خان صاحب نے بیعت کے بعد اپنی ملازمت ترک کر کے باقی ساری عمر حضرت اقدس کے گھر کی دربانی میں بسر کی، آپ اصل میں شاہ جہان پور کے رہنے والے تھے۔ آپ کے بیٹے حضرت حافظ عبدالجلیل خان صاحب بیان کرتے ہیں:

''میرے والد صاحب کا نام حافظ قدرت اللہ خان تھا، پولیس میں سب انسپکٹر کے عہدہ پر متعین تھے مگر چونکہ بہت نیک طبیعت تھے اس لیے رشوت کے قریب بھی نہیں پھٹکتے تھے، اُدھر افسران بالا چاہتے تھے کہ ان کی نقدی وغیرہ سے خدمت کی جائے، یہ حالات دیکھ کر انھوں نے ملازمت سے استعفاء دے دیا تھا۔ شاہجہانپور میں حضرت حافظ مختار احمد صاحب کے ساتھ ان کے بہت تعلقات تھے، حافظ صاحب انھیں زبانی بھی (دعوت الی اللہ) کرتے تھے اور کتابوں کے ذریعہ بھی۔

ہماری والدہ صاحبہ فرمایا کرتی تھیں کہ تمھارے والد جب حضرت مسیح موعود کی کتابیں پڑھتے تو اکثر آبدیدہ ہو کر فرمایا کرتے تھے کہ میں غریب آدمی ہوں روپیہ پیسہ سے سلسلہ کی خدمت نہیں کر سکتا دل چاہتا ہے کہ اگر کوئی میرے بچوں کو خرید لے تو میں وہ روپیہ حضرت صاحب کی خدمت میں بھیج دوں اور حضور اسے اشاعت (دین حق) میں خرچ کرلیں۔ 1900ء میں وہ مع اہل وعیال ہجرت کر کے قادیان میں آگئے تھے اور بیعت کر کے سلسلہ کی خدمت میں مصروف ہوگئے حضور نے انھیں لنگر خانہ کے لیے اردگرد کے دیہات سے ایندھن خرید کرلانے کے لیے مقرر فرمایا تھا....''

(تاریخ احمدیت لاہور صفحہ 270 از محترم عبدالقادر سوداگرمل صاحب)

حضور نے اپنی تصنیف لطیف ''حقیقۃ الوحی'' میں درج اپنی ایک پیشگوئی ''سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی۔ خوش آمدی نیک آمدی'' کے گواہان میں آپ کا نام ''قدرت اللہ خان مہاجر'' بھی درج فرمایا ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 491)

1906ء میں جب حضور نے الٰہی بشارات کے تحت نظام وصیت کی بنیاد رکھی تو آپ اس کے اولین لبیک کہنے والوں میں سے ہوئے۔ آپ نے 19/ اپریل 1909ء کو قادیان میں وفات پائی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے، اخبار بدر نے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:

''میاں قدرت اللہ صاحب شاہ جہانپوری جو ڈپٹی انسپکٹر تھے قریباً آٹھ سال سے سیدنا مسیح الثقلین کے قدموں میں رہتے تھے یہاں آکر خدا تعالےٰ کے پاک ......کی دربانی اختیار کر لی تھی اور بڑی مسکنت و عاجزی سے صبر و استقلال کے ساتھ گزارہ کرتے رہے اور مع اپنے کنبہ کے ... بے غرضانہ خدمات پر فخر سمجھتے رہے، 19/ اپریل کو بعارضہ ضیق النفس رہگرائے عالم جاودانی ہوئے اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔''

(بدر 29 اپریل 1909ء صفحہ 6 کالم 2)

آپ کی اہلیہ حضرت قمر النساء بیگم صاحبہ ایک مخلص اور نیک سیرت خاتون تھیں، قادیان آنے کے بعد حضرت اماں جان نے ازراہ شفقت ان کو ''الدّار'' میں جگہ دی جہاں ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ آپ بھی ابتدائی موصیان میں سے تھیں وصیت نمبر 130 تھا۔ آپ نے مورخہ 11 جنوری 1926ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ نمبر 1 میں دفن ہوئیں۔

حضرت مہر سون صاحب آف سیکھواں ضلع گورداسپور

حضرت مہر ساون صاحب سیکھواں ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے اور ایک معزز زمیندار تھے، آپ نے 1892ء میں حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی یکے از 313 رفقاء احمد کے ساتھ بیعت کی توفیق پائی، وہ بیان کرتے ہیں:

''.....مہر ساون صاحب.... جو اب مقبرہ بہشتی میں مدفون ہیں وہ سیکھواں کے رہنے والے معزز زمیندار تھے ان کی میرے ساتھ محبت ہوگئی اور میرے عقیدہ کے ساتھ ان کو بھی اتفاق ہوگیا اگرچہ وہ پہلے میاں جمال الدین، امام الدین صاحبان سے بوجہ ان کے موحد خیال ہونے کے اختلاف رکھا کرتے تھے، پھر ان کا عقیدہ و خیال ہمارے ساتھ ہی ہوگیا اور 1892ء میں خاکسار اور مہر صاحب جوڑے میں تھے روحانی پیدائش ایک وقت کی ہے پھر سب مل کر حضور کی زیارت کے لیے قادیان آتے جاتے رہنا....''

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 5 صفحہ 69,70)

حضرت اقدس کی کتب میں بھی آپ کا ذکر ملتا ہے۔ جون 1897ء میں قادیان میں جلسہ ڈائمنڈ جوبلی منعقد ہوا جس میں آپ بھی شامل ہوئے حضور نے حاضرین جلسہ کے نام اپنی ایک کتاب میں درج فرمائے ہیں:

220۔ مہر سانون صاحب، سیکھواں ضلع گورداسپور

(جلسہ احباب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 309)

اسی طرح حضور نے اپنے ایک اشتہار ''کیا محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ کو عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور میں کُرسی ملی؟'' مطبوعہ 7 مارچ 1898ء میں آپ کا نام بطور گواہ اس طرح درج فرمایا ہے:

مہر سون صاحب سیکھواں ضلع گورداسپور

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 37)

آپ نے حضرت مسیح موعود کے اعجاز کا نشان اور باتوں کے علاوہ خود اپنی ذات میں بھی دیکھا تھا، حضرت مفتی محمد صادق صاحب اپنے ایک دورہ سیکھواں میں اس اعجازی نشان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ایک صاحب مہر سون نام اس جگہ ہیں ان کی ایمانی قوت کا ایک نشان قابل ذکر ہے، وہ فرمانے لگے کہ کوئی چھ سال ہوئے ڈاکٹر نے مجھے کہا تھا کہ اب تمہاری آنکھ بند ہو جاوے گی میں تب سے ہر جمعہ کو قادیان جاتا اور حضرت اقدس کا دامن اپنی آنکھ پر ملتا اس سے میری آنکھ کی قوت قائم رہی....''

(بدر 4/11 مارچ 1909ء صفحہ 2 کالم 2)

حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی آپ کے اسی واقعہ کے متعلق فرماتے ہیں:

''.....ان کو نزول الماء کی بیماری تھی، حضرت خلیفہ اول کو آنکھیں دکھائیں تو انھوں نے فرمایا کہ پہلے پانی آکر بینائی بالکل جاتی رہے گی تو پھر ان کا علاج کیا جائے گا۔ ان کو اس سے بہت صدمہ ہوا، اس کے بعد انھوں نے یہ طریق اختیار کیا کہ جب کبھی وہ قادیان آتے اور حضرت مسیح موعود کے پاس بیٹھنے کا موقعہ پاتے تو حضور کا شملہ مبارک اپنی آنکھوں سے لگا لیتے، کچھ عرصہ میں ہی ان کی بیماری نزول الماء جاتی رہی اور جب تک وہ زندہ رہے ان کی آنکھیں درست رہیں کسی علاج وغیرہ کی ضرورت پیش نہ آئی۔''

(سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ 50 روایت نمبر 568 مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔ مطبوعہ 1939ء)

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابتدائی موصیان میں سے تھے وصیت نمبر 374 تھا۔ آپ نے 2/ دسمبر 1909 کو بعمر تقریباً 70 سال وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔

حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب سکنہ ٹرپئی

حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب کے متعلق اخبار بدر میں کچھ ذکر شائع ہوا ہے جہاں آپ کے قبول احمدیت کا ذکر اس طرح درج ہے:

سنا کہ قادیان میں ایک شخص مرزا غلام احمد بڑا پارسا، پرہیزگار اور اہل اللہ شخص ہے، اس بات کے سننے سے میرے دل میں مرزا صاحب کی زیارت کا شوق ہوا جب میں قادیان میں آیا تو اسی وقت ایک شخص ضعیف العمر خوش صورت ساتھ تحفہ تحائف کے بمبئی سے آیا تھا ہم نے اپنے آنے کی اطلاع حضرت مرزا صاحب کے پاس بھیجی تب ایک آدمی باہر آیا اور ہمیں ایک مکان میں بٹھا گیا تھوڑی دیر بعد حضرت صاحب نے بمبئی سے جو شخص آیا تھا اسے بلایا اور بعد میں کمترین کو بھی بلا لیا، کمترین کو تو حضور نے تلاوت قرآن شریف کی تاکید فرمائی اور پھر بہت مدت تک پُر اثر وعظ فرماتے رہے، اثناء وعظ میں آپ دفعۃً اٹھ کھڑے ہوئے اور جلدی جلدی سیڑھیوں سے اُترے ہم دونوں مسافر بھی ان کے ہمراہ ہوئے، ڈھاب کے شرقی کنارے پر زمینداروں نے ایک گڑھا کھیتوں کو پانی دینے کے لیے بنایا ہوا تھا اس میں ایک لڑکا آٹھ نو برس کا ڈوبا ہوا تھا اس کا ایک ہاتھ ننگا تھا آپ نے فرمایا اسے باہر نکالو ہم نے اسے نکالا اس وقت وہ لڑکا زندہ مگر بے ہوش تھا اس کے پیٹ میں پانی بھرا ہوا تھا، آپ نے فرمایا کہ اس کے پیٹ سے پانی نکالو اور دریافت کر کے جس کا لڑکا ہے اسے دے دو۔ پھر آپ واپس مکان پر تشریف لائے اور پھر آپ نے اس بات کے متعلق کچھ ذکر نہیں کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اعلام الٰہی سے گئے تھے اور آپ نے یہ کام خدا کے حکم کے ماتحت کیا۔

(بدر 11 فروری 1909ء صفحہ 3 کالم 1)

حضرت منشی فضل دین صاحب گولیکی

آپ کے حالات کے متعلق زیادہ علم نہیں ہوسکا، اعلان وفات اخبار بدر میں اس طرح شائع ہوا ہے:
منشی فضل دین صاحب پٹواری ساکن گولیکی کا جنازہ غائب پڑھ دیں۔ مرحوم سعید، شریف طبیعت کا وفادار انسان تھا اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

(بدر یکم اپریل 1909ء صفحہ 2 کالم 3)

حضرت شیر بی بی صاحبہ اہلیہ

حضرت میاں اکبر سنوری صاحب

حضرت شیر بی بی صاحبہ سامانہ ریاست پٹیالہ کی رہنے والی تھیں اور پٹھان قوم سے تھیں۔ آپ کی شادی سنور ریاست پٹیالہ میں اپنے ہم قوم حضرت محمد اکبر خان صاحب سے ہوئی جن سے آپ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں۔ حضرت محمد اکبر خان صاحب سنوری نے 23 ستمبر 1891ء کو حضرت مسیح موعود کی بیعت کی، شروع میں تو آپ اپنے بہن بھائیوں کی وجہ سے اپنے شوہر کی مخالف رہیں لیکن 1899ء میں آپ بھی قادیان آگئیں اور بیعت کی توفیق پائی، اس کے بعد ساری زندگی قادیان میں گزاری، آپ کے میاں حضرت اقدس کے گھر کے ڈیوڑھی بان تھے اور لنگر خانہ میں مہمانوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ حضرت شیر بی بی صاحبہ حضور کے لیے کھانا بناتی تھیں، ایک مرتبہ حضور نے آپ سے دریافت فرمایا ''کیا کر رہی ہو؟'' آپ نے کہا ''حضور آپ کے لئے کھانا پکا رہی ہوں۔ حضور اگلے جہاں میں بھی میں آپ کے لئے کھانا پکایا کروں گی۔'' حضور نے فرمایا ''کھانا پکانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔''

روزانہ دعا کرتی تھیں اللہ میاں ساری دنیا کے مزے میرے حضرت کے کھانے میں آجائیں حضرت اماں جان نے کبھی کہہ دینا اصغری کی اماں میرا بھائی (حضرت میر محمد اسماعیل صاحب) لاہور میں پڑھ رہا ہے اس کے کھانے کا بھی؟ تو کہتی تھیں ہاں ہاں اللہ میاں میاں اسماعیل کے کھانے کا بھی۔ ان کی باتوں پر سب ہنستے تھے۔

حضرت شیر بی بی صاحبہ نے 22 جولائی 1909ء کو وفات پائی اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں جگہ پائی۔

حضرت مائی تابی صاحبہ

حضرت مائی تابی صاحبہ بنت کریم بخش صاحب قوم ککے زئی وطن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور ایک عمر رسیدہ خاتون تھیں اور حضرت اقدس مسیح موعود کے گھر میں خادمہ تھیں۔ آپ کے باقی خاندان کا زیادہ علم نہیں، سلسلہ کی بعض روایات میں آپ کا ذکر ملتا ہے۔ اس بزرگ خادمہ نے 18 مئی 1909 کو بعمر تقریباً 70 سال وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں جگہ پائی۔ وصیت نمبر 221۔

ا.ب. ناصر

لجنہ اماء اللہ کراچی کی تصنیفی مساعی پر خوشی وراہنمائی کے سلسلہ میں

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کے مکتوب

دعائیں، راہنمائی، حوصلہ افزائی اور علمی تحائف

دنیا سے رخصت ہونے والے کے ساتھ اس کی دعائیں رخصت نہیں ہو جاتیں ہمیشہ ساتھ رہتی ہیں تاہم ایک ارضی رابطہ ٹوٹ جانے سے محرومی کا دکھ بھرا احساس تکلیف دیتا رہتا ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ مولانا مرحوم کو غریق رحمت فرمائے کراچی لجنہ کے شعبہ اشاعت پر ان کے گراں قدر احسانات تھے۔ جن کو یاد کرتے ہوئے ہم ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعاگو ہیں۔ علم وعمل کے ہمالیہ اور ہم جیسے نوآموز حقیر سنگریزوں سے التفات ان کی اعلیٰ ظرفی، علم دوستی اور للہی تعاون کے جذبے کا ثبوت ہے۔ لجنہ کراچی کے کتب کی اشاعت کے منصوبے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعد جس ہستی کا سب سے زیادہ تعاون حاصل رہا وہ محترم مولانا صاحب ہی تھے یہ محض فضل و احسان خداوندی ہے کہ حضرت سلطان القلم کی فوج میں شامل ہونے کی سعادت بخشی اور ایسے راہنما عطا فرمائے جو خوش دلی اور شوق سے حوصلہ افزائی کریں۔

حضرت مولانا صاحب ہماری کتب پر اصلاح اور مفید مشوروں اور دعاؤں سے نوازتے تھے۔ مؤرخ احمدیت کے خطوط ہمارے پاس تاریخی امانت ہیں۔ ان خطوط کے مطالعہ سے جہاں محترم مولانا صاحب کے لئے دعا کی تحریک ہوگی۔ وہاں شعبہ اشاعت کی اس محرومی کو دور کرنے کے لئے قارئین کرام بھی ہمارے لئے دعائیں کریں گے۔

'صد سالہ تاریخ احمدیت'، ہماری اٹھارویں پیشکش تھی جس میں سوال جواب کی شکل میں سوسال کی تاریخ نہایت اختصار سے پیش کی گئی تھی۔ آپ نے مسودے کے ایک ایک لفظ پڑھ کر اصلاح کی جس سے کتاب کی قدر وقیمت میں اضافہ ہوا ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا:۔

''مسودہ تاریخ کی ترتیب وتدوین میں ممبرات لجنہ کراچی نے جو غیر معمولی عرق ریزی اور کاوش کی ہے اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ نظارت اشاعت نے بھی اسے مفید اور قابل اشاعت قرار دے کر اس کی افادیت پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ میرے نزدیک اس کی ایک بھاری خصوصیت یہ ہے کہ اس سے حضرت مصلح موعود کی ایک نہایت اہم ارشاد مبارک کی تعمیل ہوئی ہے۔ حضور انور نے جلسہ سالانہ 1937ء کے موقع پر فرمایا:۔

''ہر علم کے متعلق کتابیں لکھی جائیں۔ تا لوگ ان سے فائدہ اٹھا سکیں بلکہ بعض کتابیں سوال وجواب کے رنگ میں لکھی جائیں تا جماعت کا ہر شخص ان کو اچھی طرح ذہن نشین کرے اس کے بعد جماعت کا فرض ہے کہ وہ ان باتوں پر عمل کرے۔''

(انقلاب حقیقی ص 116)

پیش لفظ میں ایک تو حضرت مصلح موعود کا محولہ بالا فرمان سپرد قلم ہو دوسرے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا درج ذیل اقتباس بھی:۔

''تاریخ کو جاننا اور خصوصاً اپنی تاریخ کا جاننا ہم سب کے لئے ضروری ہے کیونکہ انسان اور کسی جماعت کی زندگی اپنے ماضی سے کلیۃً منقطع نہیں ہوتی۔ مجھے یہ احساس ہے کہ بہت سے احمدی گھروں میں سلسلہ کی تاریخ اور حضرت مسیح موعود کے زمانہ کے واقعات دہرائے نہیں جاتے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں بعض جگہ خود ان واقعات کی تصویر کھینچی ہے ان واقعات کو بچوں کے سامنے دہرانا چاہئے ....
ہماری یہ ایک معمور تاریخ ایک کامیاب تاریخ ہے۔''

(الفضل 10 جولائی 1973ء صفحہ 3-5)

(مکتوب 3 مئی 1989ء)

ان کے علاوہ بہت سی چھوٹی چھوٹی ہدایات سے نوازا مثلاً سن مکمل لکھا جائے 35ء نہیں 1935ء تحریر ہو۔ ملکی قوانین کے مطابق متبادل الفاظ لکھے جائیں۔

شعبہ اشاعت کے تحت لجنہ کراچی کی طرف سے دو مجلّے ''المحراب'' شائع ہوئے 1989ء میں پہلا مجلّہ صد سالہ جشن تشکر اور لجنہ کراچی کے قیام پر پچاس سال گزرنے پر شائع کیا گیا۔ یہ مجلّہ قدرے تاخیر سے محترم مولانا صاحب کی نظر سے گزرا اس پر جو داد ملی وہ بہت جاندار ہے۔ تحریر فرمایا۔

''آج سلسلے کے ایک ریسرچ ورک کے دوران مجلّہ المحراب کا صد سالہ جشن تشکر کے سلسلے میں لجنہ کراچی نمبر دیکھنے کا موقع ملا۔ اولین مطالعہ سے ہی دل باغ باغ ہو گیا اور آپ سب کے لئے بہت دعائیں نکلیں مگر ساتھ ہی سخت حیرت وافسوس ہوا کہ ہم اس قیمتی علمی یادگار سے نہ صرف ناواقف بلکہ محروم ہیں ایسا لگا گویا کولمبس نے امریکہ دریافت کیا ہے۔

لجنہ کراچی نے بارہ برس میں جو محیر العقول خدمات سرانجام دی ہیں خدائے ذوالعرش آئندہ اس سے بھی بڑھ کر شاندار کامیابیوں سے نوازے۔ خدا تعالیٰ سب کو اپنی رضا کے تاج سے مزین فرمائے اور قلوب کو نور ایمان سے معمور رکھے اور ہاتھوں کو عملی قوت کی بجلیوں سے بھر دے۔

(مکتوب 30 جون 1993ء)

اس مجلّے میں ہم نے اکابرین جماعت میں سے چند محترم ہستیوں کے دستخط شائع کئے تھے جو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھے گئے۔ ہمیں یہ خیال آیا کہ آٹوگراف بک کی طرز پر سب رفقاء کرام کی تصاویر، مختصر تعارف اور دستخط شائع کئے جائیں۔ محترمہ برکت ناصر صاحبہ نے اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے محترم مولانا صاحب سے راہنمائی کی درخواست کی آپ نے لجنہ کراچی کے اس منصوبے کو بہت سراہا اور آپ کے دماغ کمپیوٹر نے فوراً نشان دہی کر دی کہ مواد کہاں سے ملے گا۔ ایک صاحب کو بلا کر فرمایا کہ لکھیں رجسٹر نمبر.......... بکس نمبر.......... میں چار سو رفقاء کرام کے ہاتھ کی تحریر اور دستخط موجود ہیں ان کو فوٹو کاپی کروا دیں، یہ چٹ لائبریرین خلافت لائبریری کو بھجوا دی ان کو تلاش کرنے میں کچھ وقت لگا۔ مگر داد دیجئے مولوی صاحب کی حاضر دماغی کی کہ انہیں بکس نمبر اور رجسٹر نمبر سب یاد تھا۔

دوسرا 'المحراب' 1991ء میں جلسہ ہائے سالانہ کے سو سال مکمل ہونے پر 100 سواں جلسہ سالانہ نمبر نکالا گیا۔ ہماری خواہش تھی کہ جلسہ سالانہ کے موضوع پر ایسا مجلّہ شائع کیا جائے کہ ہر جہت سے مکمل سیر حاصل احاطہ ہو۔ موضوعات کے چناؤ میں مشورے کے ساتھ محترم مولانا صاحب سے قلمی معاونت کی درخواست کی گئی آپ نے بکمال شفقت ایک معرکۃ الآراء مقالہ ہمیں عنایت فرمایا جس کا موضوع تھا ''جلسہ سالانہ کی ارتقائی منزل جدید اقوام متحدہ کی تعمیر بلاشبہ اس مقالے سے ہمارے مجلّہ کے وقار میں اضافہ ہوا۔ یہ حسین مجلّہ 1991ء کے جلسہ سالانہ پر قادیان پہنچا اور بہت پسند کیا گیا۔ ہماری خوش نصیبی سے مجلّہ کی اشاعت کے بعد جماعت کراچی کے تیسرے جلسہ سالانہ کے موقع پر محترم مولانا صاحب کراچی تشریف لائے ہم نے موقع پر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔ ایک تقریب منعقد کی۔ تیس اپریل 1992ء کو گیسٹ ہاؤس کے خوبصورت سبزہ زار پر شکرانے کی تقریب کے مہمان خصوصی محترم مولانا صاحب تھے۔ ہماری صدر صاحبہ محترمہ امۃ الحفیظ محمود بھٹی صاحب نے شعبہ اشاعت کا مختصر تعارف پیش کیا۔ جس کے بعد مولانا صاحب سے خطاب کی درخواست کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم نے اس تقریب کو آڈیو کیسٹ میں محفوظ کر لیا تھا۔

وہ زمانہ جماعت پر غیر معمولی آزمائشوں اور ابتلاؤں کا تھا ہر گھڑی کوئی دلدوز خبر سننے میں آجاتی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی دوری ہی کم تکلیف دہ نہ تھی اس پر ایسے واقعات پہاڑ بن کر گرتے۔ محترم مولانا صاحب کی گرفتاری کی خبر نے بھی تڑپا کے رکھ دیا۔ ایک نظم ہوگئی جو الفضل میں چھپی۔

کس پیار سے ذکر ان کا کیا کرتے ہیں آقا
پارکھ ہیں قدر دان ہیں وہ صدق و صفا کے
جب تک نہ اسیروں کی رہائی کے ہوں ساماں
اب مستقل اٹھے ہی رہیں ہاتھ دعا کے

محترم مولانا صاحب نے خاکسار کی اس کاوش کو

پسند فرمایا۔ ایک مکتوب میں لکھا:۔

''آپ کا منظوم کلام آپ کی اس بے پناہ محبت و عقیدت کا آئینہ دار ہے۔ جو سلسلہ احمدیہ اور اسیران راہ مولیٰ کے لئے آپ کے قلب صافی میں بحر مواج کی طرح موجزن ہے۔ میں خلیفۂ وقت کے غلاموں کا ادنیٰ ترین غلام اور چاکر ہوں اور یہ غلامی اور کفش برداری کا اعجاز ہے کہ خاکسار کی اسیری کی خبر نے پوری دنیائے احمدیت کو ہلا کر رکھ دیا تھا اور اس کے نتیجے میں ہزاروں لاکھوں قلوب کی دعائیں خدا کے عرش پر تہلکہ مچانے کا موجب بن گئیں اور خدائے ذوالعرش کی نظر کرم نے ہم مجبوروں کے لئے قید خانے کا پھاٹک کھول دیا۔ (مکتوب 28 مارچ 1991ء)

ہمارے سلسلے کی بتیسویں کتاب 'حوا کی بیٹیاں اور جنت نظر معاشرہ'، یہ خصوصیت رکھتی ہے کہ اس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے از خود ارشاد فرمایا تھا اور خطابات بھیجے تھے۔ بہت خوبصورت کتاب شائع ہوئی۔ اس پر حضرت مولانا صاحب نے داد اور دعا سے نوازا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا منظوم کلام ہم نے بڑی محبت سے آرٹ پیپر پر گلوسری کے ساتھ شائع کیا۔ جو آپ کو پسند آیا۔

کلام طاہر کا نہایت نفیس دوسرا ایڈیشن بھی جو بیش قیمت اضافوں کے ساتھ منظر عام پر آیا ہے۔ آپ کی نظر کرم سے احقر کو موصول ہو گیا ہے۔ اس عظیم پیشکش پر تہہ دل سے مبارک باد عرض ہے۔

(مکتوب 23 دسمبر 1996ء)

ہماری کتاب نمبر 57 'احمدیت کا فضائی دور' دیکھ کر آپ نے دعا دی ''خدا کرے 100 کا ٹارگٹ جلد تکمیل پا جائے اور کوثر و تسنیم کی یہ سب علمی نہریں بار بار اشاعت کی صورت میں قیامت تک جاری و ساری رہیں''۔ (مکتوب 4 مئی 1999ء)

یہ دعا قبول ہوئی اور ہماری نصف سے زیادہ کتب کی بار بار اشاعت ہو رہی ہے۔ قادیان سے بھی چھپ رہی ہیں اور ویب سائٹ پر بھی آ رہی ہیں۔

ہماری کتب کے شمارہ نمبروں کو آگے بڑھتے ہوئے دیکھ کر وہ ہماری خوشی میں شامل ہوتے اور خطوط میں اس کا ذکر فرماتے:۔

درثمین اردو کی تیاری کے سلسلے میں آپ سے ایک تحقیقی نکتے پر فیصلے کی ضرورت تھی۔ خاکسار نے بصد ادب گزارش کی کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے پُر معارف منظوم کلام کا روح پرور مجموعہ۔ درثمین۔ کا پہلا ایڈیشن کب منظر عام پر آیا؟ آپ نے اس کے جواب میں ایک مبسوط مضمون ''درثمین کا پہلا ایڈیشن اور اس کی سو سالہ اشاعتوں پر طائرانہ نظر'' کے عنوان سے تحریر کیا۔ یہ طائرانہ نظر ایک عقاب کی تھی جس کی دور رس نگاہوں سے تاریخ کا کوئی پہلو اوجھل نہیں رہتا۔ (یہ مضمون چھپ چکا ہے) آپ نے خاکسار کو پہلے ایڈیشن کے سرورق کی فوٹو کاپی بھی عنایت کی جو درثمین اردو مع فرہنگ کی زینت بنی۔

درثمین کی کراچی سے اشاعت کے بعد جب ان سے ملنے کے لئے گئے تو عجیب پُر مسرت گرمجوشی سے آپ نے درثمین، کی تعریف کی اور بہت دعاؤں سے نوازا۔ ہم قلم کے مزدوروں کو اسی نعمت کی لالچ ہوتی ہے جو آپ وافر عنایت کرتے تھے۔

مرزا غلام قادر احمد صاحب کو خاندان مسیح موعود میں سے پہلے جان کی قربانی کرنے والے کا اعزاز حاصل ہے۔ خاکسار کی خواہش تھی کہ کتاب میں کماحقہٗ خراج تحسین پیش کیا جائے کوئی پہلو ادھورا اور تشنہ نہ رہے۔ کوئی غلطی راہ نہ پائے۔ اس لئے مسودہ آپ کی خدمت میں بھیج دیا۔ آپ کا بڑا پن کہ میری مبتدیانہ سی کاوش کو خوب سراہا۔

اس کے ساتھ چار صفحات پر مشتمل مکتوب میں کچھ اصلاحات کرنے کا ارشاد فرمایا۔

پھر لکھا۔

مضامین حضرت میر محمد اسمٰعیل، تصوف و اخلاق کا مرقع جو گویا انسائیکلو پیڈیا کی دو جلدوں میں زیور طبع سے آراستہ ہوا ہے اس شاندار پیشکش پر مسیح الزماں کے الہامی الفاظ میں سو مبارک۔

جشن تشکر کے سلسلہ میں لجنہ کراچی نے دنیا بھر میں حسین معلومات آفریں اور بیش قیمت لٹریچر شائع کرنے کا ریکارڈ قائم کر دکھایا ہے جو حیرت انگیز بات ہے رب کریم اپنے آسمانی افواج کے ذریعہ روح القدس سے تائید خاص فرمائے۔ آمین''

''صد سالہ جشن جوبلی کے سلسلہ میں 'جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ، جیسی جامع اور مستند معلومات پر مشتمل پیشکش پر سو مبارک باد یہ دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا کہ اس نئے ایڈیشن میں خلافت خامسہ کے انقلاب آفریں عہد کے 2003ء تک کے روح پرور واقعات بھی زیب اشاعت ہیں۔''

وہ ایک شفیق باپ کی طرح ہمیں قدم قدم چلتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوتے۔ تحریر فرمایا

مبارک ہو قلمی جہاد کی 85 ویں منزل تک لجنہ کراچی پوری آب و تاب کے ساتھ پہنچ گئی ہے۔ جو خدا کا فضل اور خلفاء کی دعاؤں کا زندہ و تابندہ نشان ہے۔ ؎

برکسے جوں مہربانی مے کنی
از زمینی آسمانی مے کنی

(مکتوب 22 نومبر 2005ء)

کلام محمود اور بخار دل پر ایک ساتھ کام ہو رہا تھا۔ اس دوران ربوہ جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ محترمہ برکت ناصر صاحبہ کے ساتھ آپ سے ملنے 'مورخ احمدیت، کے دفتر پہنچے۔ بورڈ نہ بھی لگا ہوتا تو دفتر کی وضع بول رہی تھی کہ یہ کیسی بلند پایہ علم دوست ہستی کا دفتر ہے۔ ہمیشہ کی طرح گرمجوشی سے ملے۔ ذرہ نوازی تھی کہ ہمیں بہت سا وقت دیا۔ 'بخار دل' کے ذکر پر ان کی نگاہیں اپنے علمی خزانے کی طرف ایک خاص زاویے سے اٹھیں ایک کتاب اٹھائی۔ یہ ایک پرانی کتاب ''قادیان گائیڈ' تھی اس میں سے کچھ صفحات فوٹو سٹیٹ کروا کے ہمیں دئے کہ ان میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی ایک نظم قادیان کے بارے میں چھپی ہے۔ دیکھ لیں یہ مجموعے میں شامل ہے یا نہیں اسی طرح ایک ملاقات میں خاکسار نے عرض کیا کہ اپنے بزرگوں کے حالات جمع کر رہی ہوں آپ بہت خوش ہوئے بہت سے واقعات سنائے میرے ابا جان اور دادا جان کا ذکر خیر کرتے رہے۔ خاص طور پر دعوت الی اللہ کی خاطر ہونے والی دعوتوں میں شمولیت کے لطف کو تازہ کیا۔ دوران گفتگو ہاتھ بڑھا کر ایک کتاب پکڑی چند کاغذات فوٹو سٹیٹ کروا کے مجھے عنایت کئے۔ ان میں میرے ابا جان کا ایک خط تھا جو انہوں نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی تصویر کی شناخت کے سلسلے میں مولانا صاحب کو لکھا تھا اور جیسے آپ نے اپنی کتاب میں شامل کیا ہوا تھا۔ یہ خط مجھے اور کہیں سے نہ ملتا۔ جوہر شناس کو علم تھا کہ کہاں اس کی قدر ہو گی اللہ تعالیٰ بہت بڑھا کے جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

جب 'کلام محمود' اور 'بخار دل' آپ کی خدمت میں بھجوائیں تو دل ایسے ہی مکتوب کا منتظر تھا آپ نے لکھا۔

''کلام محمود اور بخار دل کے لازوال اور لاثانی شعری، علمی، ادبی اور روحانی خزانے ملے۔

دونوں عارفانہ مجموعہ ہائے کلام ظاہری و معنوی کمالات کا شاہکار ہیں جو شب و روز کی محنت شاقہ سے منظر عام پر آئے ہیں خصوصاً ''کلام محمود'' جس کے آخر میں فرہنگ Glossary نے اس شاہی ایڈیشن کو چار چاند لگا دئے ہیں۔

حضرت امام عالی مقام مہدی الزماں مسیح دوران 18/اکتوبر 1906ء یعنی ایک صدی پیشتر دربار عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا

'ایک آدمی جس کے دل میں یہ بات ہو کہ خدا کے واسطے کام کرے وہ کروڑوں آدمی سے بہتر ہے،

(ملفوظات جلد پنجم ص 65)

ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ آپ نے ہماری بانوے کتابیں دیکھیں اور دل کھول کر داد اور دعا دی مگر ایک اور خوشی کی اور دائمی خوشی کی بات یہ ہے کہ جاتے جاتے ہمیں بہت بڑا تحفہ دے گئے ہیں۔ شعبہ اشاعت کی نمائندہ محترمہ برکت ناصر صاحبہ اس سال کے آغاز میں جب آپ سے ملنے گئیں اور 'فارسی درثمین' کا کام احسن رنگ میں پایۂ تکمیل تک پہنچنے کی توفیق کے لئے درخواست دعا کی تو آپ نے فرمایا۔ آپ فکر کیوں کرتی ہیں جب خلیفۃ المسیح کسی کام کے لئے ارشاد فرماتے ہیں تو آسمان کے فرشتے مدد کرتے ہیں بلکہ سارا کام وہی کرتے ہیں آپ کے ساتھ آسمان کے ملائک کام کر رہے ہیں کام اچھا ہو جائے گا، نیز فرمایا کراچی لجنہ کام کے لئے دو حوالے لکھ لیں مجھے آپ کا شاندار کام دیکھ کر ان کا خیال آتا ہے۔

آپ نے جو دو حوالے لکھوائے ان میں ایک 'الازھار لذوات الخمار' میں سورۃ کوثر کی تفسیر ہے اور دوسرا تفسیر کبیر جلد ہشتم میں سورہ النبا کی تفسیر ہے مختصر اقتباس حاضر ہیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

''وہی قوم ترقی کر سکتی ہے جس کی ساری عورتوں کا دینی معیار بلند ہو وہ جواں ہمت اور حوصلہ مند ہوں۔ وہ مصائب و مشکلات کی پروا کرنے والی نہ ہوں۔ وہ دین کے لئے ہر قسم کی قربانی پر تیار رہنے والی ہوں۔ وہ جرأت اور بہادری کی پیکر ہوں اور وہ اپنے اخلاص اور اپنے جوش اور اپنی محبت میں مردوں سے پیچھے نہ ہوں''۔

(تفسیر کبیر جلد ہشتم ص 54)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی یاد میں جو شاندار خراج محبت پیش کیا اس کا ایک ایک لفظ سنتے ہوئے مجھے خیال آ رہا تھا۔ خدمت دین کا جو معیار آپ کو ملا تھا کاش ہمیں بھی نصیب ہو جائے۔ یہ وہ شخص تھا جس نے عاجزانہ راہیں اختیار کیں اور قابل رشک مقام حاصل کیا۔ میری نظروں کے سامنے وہ الفاظ آ رہے تھے جو آپ خط کے اختتام پر لکھتے تھے۔

سلسلہ کا ادنیٰ ترین خادم
درخلافت کا خادم
ایوان خلافت کا کفش بردار
ایوان خلافت کا خاک در
خاک پائے مسرور

آخر میں ایک عاجزانہ درخواست ہے۔ ہمیں خادمات شعبہ اشاعت کراچی کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اب ہم محض فضل خداوندی سے تیاری کی حد سو کتب تک پہنچ گئے ہیں۔

ہر حال میں خدا کا شکر ادا کرتے رہو

حضرت شیخ سعدی فرماتے ہیں۔

چوکیدار نے ایک چور کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے قید خانے میں ڈال دیا۔ وہ ساری رات بڑے کرب میں مبتلا رہا۔ اسی حالت میں اس کے کان میں کسی شخص کے رونے کی آواز آئی جو اپنی تنگ دستی پر خدا سے شکوہ کر رہا تھا۔ چور نے پکار کر کہا کہ اے بھائی جا خدا کا شکر کر ہاتھ تنگ ہیں تو کیا ہوا میری طرح بندھے ہوئے تو نہیں۔

مکن نالہ از بے نوائی بسے
چو بینی زِ خود بے نوا تر کسے

بے سامانی کی وجہ سے زیادہ نہ رو جب کہ اپنے سے زیادہ کسی کو بے سامان دیکھ لے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تکمیل ترجمہ قرآن

مکرم ظفر اقبال صاحب ڈوگر (ر) انسپکٹر پولیس دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی دو بیٹیوں نازیہ اقبال اور شازیہ اقبال نے خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ عرصہ ایک سال میں مکرمہ شمیم جاوید صاحبہ سیکرٹری تعلیم دارالعلوم شرقی نور ربوہ کی زیرنگرانی قرآن پاک باترجمہ مع مختصر تفسیر پڑھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ تقریب آمین مورخہ 12 دسمبر 2009ء کو بیت نور ربوہ میں ہوئی مکرمہ بشریٰ رشید صاحبہ سابقہ صدر لجنہ محلّہ دارالعلوم شرقی نور ربوہ نے دونوں کو قرآن پاک کے مکمل ہونے پر انعامات دیئے اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بیٹیوں کو قرآن پاک پر عمل کرنے والا بنائے اور دینی اور دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

خالدہ افضل سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طلباء وطالبات کیلئے ہے جنہوں نے کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے گریجوایشن (دوسالہ کورس) کیا ہو۔ خواہشمند طلباء وطالبات اپنی درخواستیں بنام ناظر تعلیم مع بیچلرز کے رزلٹ کارڈ کی کاپی مکرم صدر صاحب/مکرم امیر صاحب سے تصدیق کے ساتھ دفتر نظارت تعلیم میں ارسال فرمائیں۔ درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2009ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم بشیر احمد سیال صاحب ابن مکرم پروفیسر منیر الدین سیال صاحب حلقہ وحدت کالونی کی ٹانگ کا فریکچر ہوگیا تھا۔ آپریشن شیخ زاید ہسپتال میں کر دیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالمنان صاحب سابق سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور پھیپھڑوں کی تکلیف کی وجہ سے طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب سابق سیکرٹری تعلیم القرآن حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم ملک پرویز احمد صاحب لاہور ایک عرصہ سے بوجہ فالج بیمار چلے آرہے ہیں۔ آجکل تکلیف زیادہ ہے اور سروسز ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت وسلامتی کے ساتھ باعمر اور کامل شفایابی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین

مکرم مظفر احمد درانی صاحب مربی سلسلہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے عزیزم زوھیب خان درانی ابن مکرم مبشر احمد درانی صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ سانس اور کھانسی کی تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔

اسی طرح خاکسار کی خواہر نسبتی مکرمہ راشدہ صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب دارالشکر ربوہ معدے میں تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مریضوں کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم سیف علی شاہد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم مبارک محمود صاحب مربی سلسلہ وکالت تصنیف کا علاج شوکت خانم کینسر ہسپتال لاہور میں علاج ہو رہا ہے۔ کیموتھراپی کے دو Cycle مکمل ہوئے ہیں لیکن اس سے کوئی بہتری نہیں ہوئی۔ اب Rediation Therapy کے ذریعہ مورخہ 17 دسمبر 2009ء سے علاج شروع ہوگا اور چھ ہفتے جاری رہے گا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عزیزم کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین

مکرم ناصر احمد صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھانجی رفعت شاہدہ لندن بخار اور گلے کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہے۔ صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

اسی طرح خاکسار کا بھتیجا فصیح الدین احمد دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ بخار اور نزلہ زکام کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے کامل صحت کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم ملک حمید اللہ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالسمیع خان صاحب۔ ریٹائرڈ سینئر ہیڈ ماسٹر

مکرم رانا ظفر اللہ خاں صاحب کاٹھ گڑھی کا ذکر خیر

رانا ظفر اللہ خاں صاحب ولد مکرم چوہدری محمد حسین صاحب مورخہ 12 نومبر 2009ء کو ایک ہفتہ بیمار رہنے کے بعد 67 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔

تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ ابھی آپ چھوٹے ہی تھے کہ آپ کے والد صاحب پارٹیشن سے قبل وفات پا گئے۔ آپ کی والدہ محترمہ تاج بی بی صاحبہ (پھوپھی مکرم رانا عبدالکریم صاحب شاہد کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ) نے ان کی دو بہنوں اور رانا ظفر اللہ خاں صاحب کی پرورش کی۔

مکرم رانا صاحب کو دین کے ساتھ بہت لگاؤ تھا۔ نماز پنجوقتہ باجماعت ادا کرتے اپنی بہن سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ سعادت احمد صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی کے گھر دوپہر کا کھانا کھاتے تو ظہر کی نماز بیت النصرت میں باقاعدگی سے ادا کرتے۔ باقی نمازیں بیت البشیر میں ادا کرتے۔ نماز فجر کے وقت لوگوں کو بیدار کرنے کے لئے بلند آواز سے کہتے جاتے۔ ”نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ نماز نیند سے بہتر ہے“ ساتھ ساتھ دروازے بھی کھٹکھٹاتے جاتے۔

خود بوجہ بیماری کمزور تھے۔ سوٹی ہاتھ میں رکھتے تھے مگر محلہ دارالرحمت شرقی بشیر کے ایک معذور بزرگ زاہد ورک صاحب کو پکڑ کر بیت میں لاتے۔ نماز سے فارغ ہو کر ان کو واپس گھر تک چھوڑ کر آتے۔ ثواب کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔

کوئی میٹنگ دفتر صدر عمومی یا انصاراللہ کی ہو۔ کوئی اور بطور نمائندہ جا نہ سکتا تو بخوشی اپنے آپ کو پیش کرتے۔ چونکہ پڑھے ہوئے نہ تھے۔ اس لئے تحریر ان کو دے دی جاتی۔ میٹنگ میں وہ تحریر دے دیتے۔ انصاراللہ کے فنکشنز یا سالانہ تربیتی پروگرام ہو۔ بخوشی جانے کو تیار ہو جاتے۔

انصاراللہ کے تحت ہر سہ ماہی کا پرچہ فکر سے حاصل کرتے۔ اگرچہ تعلیم یافتہ نہ تھے مگر پرچہ کو غور سے سنتے اور اپنے دستخط کرتے۔ چندہ جات کی ادائیگی باقاعدگی سے کرتے، موصی تھے، بڑی فکرمندی سے اپنی زندگی میں مکان کی قیمت تشخیص کرائی اور پوری ادائیگی حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کر دی۔ محلّہ کی بیت البشیر میں بطور خادم بیت کی بھی توفیق پائی۔ بڑی تندہی سے کام کرتے۔

موجودہ خادم بیت کو اگر کہیں جانا پڑ جاتا تو بخوشی رانا صاحب اس کے فرائض سرانجام دیتے۔ اول وقت میں بیت میں آتے اور سب کے بعد عموماً بیت سے جاتے۔ آپ نے اپنی یادگار دو بیٹے مکرم رانا شکیل احمد صاحب اور مکرم رانا عقیل احمد صاحب لندن چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

سانحہ ارتحال

مکرم محمود احمد سلیم سدھو صاحب فیکٹری ایریا سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھابھی مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد نواز سدھو صاحب کے چھوٹے بھائی محترم مشتاق احمد صاحب بھلی ولد مکرم چوہدری سردار خاں صاحب مرحوم سابقہ ذیلدار بمقام پھتو چک علاقہ جموں کشمیر 15 نومبر 2009ء کو بعمر 70 سال وفات پا گئے۔ نماز جنازہ مکرم ملک نثار احمد صاحب معلم ٹھروہ ضلع سیالکوٹ نے پڑھائی۔ مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹھروہ نے دعا کروائی۔ مرحوم پابندی نماز، اطاعت جماعت، خلافت سے محبت اور اخلاق میں ایک خاص مقام رکھتے تھے چندہ جات کی ادائیگی مقامی جماعت کی خاص تحریکات میں مالی معاونت میں پیش پیش ہوتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے خوبصورت آواز اور خوبرو چہرہ سے نوازا تھا۔ ہر دلعزیز اپنوں غیروں کے دکھ درد کے ساتھی اور بہت ہی پیارے انسان تھے مرحوم شیزان انٹرنیشنل کے بانی مکرم چوہدری شاہنواز صاحب کے سگے ماموں زاد تھے مرحوم کی والدہ محترمہ مرحومہ بھی اسی خاندان سے تھی۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے مکرم فضل احمد صاحب بھلی، مکرم وقاص احمد صاحب، مکرم عماش احمد صاحب، مکرم عدنان احمد صاحب اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ جن میں دو شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

پتہ مطلوب ہے

محترمہ رضیہ خانم صاحبہ زوجہ عبدالصمد خاں صاحب نے مورخہ 28 فروری 1994ء کو محلّہ دارالصدر غربی قمر ربوہ سے وصیت کی تھی جس کا نمبر 28869 ہے۔ موصیہ کا 2005ء کے بعد دفتر کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں ہے۔ 2005ء میں جرمنی میں مقیم تھیں۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر وصیت کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

این آر او کالعدم، سپریم کورٹ کا متفقہ فیصلہ

سپریم کورٹ نے قومی مفاہمتی آرڈیننس (این آر او) کے بارے میں دائر درخواستوں کا متفقہ فیصلہ سناتے ہوئے این آر او کو آئین سے متصادم قرار دیتے ہوئے کالعدم قرار دے دیا اور این آر او کے تحت ختم کئے گئے تمام مقدمات 5 اکتوبر 2007ء کی پوزیشن پر بحال کر دیئے ہیں۔ این آر او کے تحت مقدمات ختم کئے جانے والے تمام عدالتی فیصلے کالعدم قرار دے دیئے گئے ہیں۔ سپریم کورٹ نے فیصلے میں صوبوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ملزموں کو نوٹس جاری کریں۔ فیصلے میں مزید کہا گیا ہے کہ اٹارنی جنرل کو یہ اختیار نہیں تھا کہ وہ سوئس مقدمات ختم کرنے کیلئے خط لکھتے، فیصلے میں وفاقی حکومت سے کہا گیا ہے کہ وہ سابق اٹارنی جنرل ملک قیوم کے خلاف کارروائی کرے۔

سرکاری حج پر پابندی، صدر، وزیر اعظم کے بیرونی دوروں میں 40 فیصد کمی

وفاقی کابینہ نے کفایت شعاری کمیٹی کی سفارش پر سرکاری خرچ پر حج کی سہولت ختم، صدر اور وزیر اعظم کے غیر ملکی دوروں میں 40 فیصد کمی کر دی، قانون و انصاف اور پارلیمانی امور کی وزارتیں ضم کر دی گئیں۔ ائیر پورٹس پر وی آئی پی لاؤنج اور ہسپتالوں میں وی آئی پی وارڈز کے خاتمے کی سفارش کی گئی ہے۔ وفاقی کابینہ کا خصوصی اجلاس وزیر اعظم گیلانی کی زیر صدارت ہوا۔

آپریشن میں وسعت کا امریکی مطالبہ مسترد

پاک فوج کی قیادت نے قبائلی علاقوں میں جاری آپریشن کو وسعت دینے کا امریکی مطالبہ مسترد کر دیا ہے۔ جی ایچ کیو میں چیف آف آرمی سٹاف جنرل کیانی سے امریکی چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی ایڈمرل مائیک مولن نے ملاقات کی جس میں ایڈمرل مولن پر زور دیا گیا کہ امریکہ افغانستان کے حوالے سے اپنی نئی پالیسی پر پاکستان کے خدشات اور تحفظات دور کرے۔ قبائلی علاقوں میں آپریشن کے حوالے سے کوئی بھی فیصلہ پاکستانی مفادات کو دیکھ کر کریں گے۔ ایڈمرل مولن نے کہا کہ افغانستان میں امن و استحکام اور القاعدہ سمیت دیگر دہشت گردوں کے خاتمے کے لئے پاک فوج کا کردار مثالی ہے اور امریکہ پاک فوج کے ساتھ مل کر دہشت گردی کو ختم کر کے خطے میں امن و استحکام کو یقینی بنانا چاہتا ہے۔ ہم پاکستان کی سالمیت اور خودمختاری کا احترام کرتے ہیں۔

صدر کے استعفے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

ایوان صدر کے ترجمان فرحت اللہ بابر نے کہا ہے کہ این آر او کے فیصلے کے باوجود صدر کے استعفے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، انہیں بطور صدر استثنٰی حاصل ہے۔

قادیان کی روحانی نعمتیں

حضرت حاجی غلام احمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اپنی بیعت کا واقعہ یوں تحریر فرماتے ہیں۔

آخر جنوری یا شروع فروری 1903ء میں خاکسار راقم اور بشارت علی خاں پوسٹ ماسٹر پنشنر قادیان دارالامان کی طرف روانہ ہوئے۔ جب بٹالہ سے یکہ پر سوار ہوئے تو تیسرا آدمی قادیان شریف کا تھا جو ہندو تھا اور معمر تھا۔ اس سے میں نے حالات حضرت مسیح موعود دریافت کرنے شروع کئے۔ اس نے کہا کہ مرزا صاحب بہت نیک آدمی تھے بہت عابد تھے مگر چند سالوں سے کچھ جھوٹ ان کی طرف لگ گیا ہے۔ یکہ ہمارا مہمان خانہ موجودہ کے دروازہ پر ٹھہرا۔ اسباب اتارا گیا۔ پہلا آدمی جو ہمیں ملا۔ وہ فلاسفر الہ دین تھا۔ انہوں نے اسباب اپنی حفاظت میں رکھ کر فرمایا۔ جماعت تیار ہے۔ ہم بیت اقصیٰ کو چلے گئے۔ عصر کی نماز ہو چکی تھی درس قرآن کریم شروع ہونے والا تھا۔ عصر کی نماز ادا کی اور درس میں شامل ہو گئے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب........... اینٹوں کی طرف جو مینارہ کے لئے جمع تھیں پیٹھ کر کے بیٹھ گئے۔ صحن بیت اقصیٰ کے اردگرد احمدی احباب قرآن کریم ہاتھوں میں لئے بیٹھے تھے مولوی صاحب کے سر پر سیاہ لنگی بندھی اور سیاہ رنگ کا چوغہ زیب تن تھا۔ گبرون کا پاجامہ پہنے ہوئے تھے۔ قرآن کریم سے پارہ دوم کے ثلث کے قریب حصہ جس میں طلاق کا ذکر ہے آپ نے خاص پیرایہ میں ایک رکوع تلاوت فرمایا جو سننے والوں پر ایک خاص اور عجیب اثر پیدا کر رہا تھا۔ پھر معارف قرآن اور تفسیر بیان کرنی شروع کی۔ ہم وعظ تو سنا کرتے تھے مگر یہاں اور ہی سماں تھا۔ ہمارا دل تو کھنچا گیا۔ میں نے قریب ہی بیٹھے ہوئے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ شخص مسیح موعود ہیں؟ اس نے کہا یہ تو مولوی نور الدین صاحب ہیں۔ اس پر میں اور بھی خوش ہوا۔ کہ جس دربار کے مولوی ایسے باکمال ہیں وہ خود کیسے بے نظیر ہوں گے۔ میں نے دریافت کیا۔ آپ یعنی حضرت مسیح موعود کہاں ملیں گے؟ انہوں نے کہا حضور نماز مغرب کیلئے (بیت) مبارک میں تشریف لائیں گے تو زیارت ہو گی۔ مغرب کے وقت ایک چوبارہ پر جو چھوٹی سی بیت الذکر تھی۔ اس میں گئے۔ نماز مغرب مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر حضرت صاحب بیٹھ گئے آپ سے مصافحہ کیا، آپ کی شکل متبرک تھی۔ گفتگو ہونے لگی۔ مفتی محمد صادق صاحب مربی انگلستان وامریکہ اخبار سنانے لگے۔ غرض دیر تک (بیت) میں تشریف فرما رہے۔ میرے ساتھی بابو بشارت علی خان صاحب نے کہا۔ آؤ بیعت کر لیں۔ میں نے کہا کہ پھر کریں گے۔ صبح کے وقت آپ سیر کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ میل دو میل چلے جاتے۔ ان دنوں (موضع) بسراواں کی طرف جاتے تھے۔

شہزادہ عبداللطیف صاحب کابلی بھی ان دنوں وہاں تشریف فرما تھے۔ وہ بھی سیر کو ہمراہ تشریف لے جاتے۔ راہ میں کوئی ذکر شروع ہو جاتا۔ حضرت اس طرح اس کو بیان فرماتے کہ سننے والا گویا شربت پی رہا ہے۔ ان دنوں یہ روحانی نعمتیں میسر تھیں۔

☆ حضرت اقدس کا سیر میں اسرار حق بیان فرمانا

☆ مولانا نور الدین کا درس قرآن۔

☆ مولوی عبدالکریم صاحب کا امامت میں تلاوت قرآن کریم۔

☆ احمد نور کابلی کا خوش الحانی سے بلند (ندا) دینا۔

مجھے حقہ پینے کی عادت تھی۔ میں نے مہمان خانہ اور احمدیہ بازار میں کسی جگہ بھی حقہ نہ دیکھا۔ اس سے متاثر ہو کر میں نے اسی روز سے حقہ کو خیر باد کہہ دیا۔ کہ جب یہ پاک لوگ اس کو استعمال نہیں کرتے۔ ہمیں بھی نہ کرنا چاہئے۔ مہمان خانہ میں شہزادہ عبداللطیف صاحب کابلی اور احمد نور کابلی کے علاوہ دیگر افغانستان کے احباب بھی فروکش تھے۔ **رات کے وقت جب بھی ہماری آنکھ کھلتی تو ان لوگوں کو تہجد پڑھتے دیکھا گیا۔** فجر کی نماز کے بعد تمام طلباء اپنی اپنی چارپائیوں پر مشغول تلاوت قرآن کریم دیکھے گئے۔ اور ادائیگی نماز کے لئے تمام طلباء ایک ترتیب سے باقطار (بیت) اقصیٰ میں جاتے۔ اور استاد صاحبان ہمراہ ہوتے۔ ان دنوں ایک دکاندار شیخ غلام احمد صاحب جو شیر فروشی کا کام کرتے تھے۔ ان کی دکان پر بعض لوگ خود ہی حسب ضرورت دودھ پی لیتے۔ اور خود ہی قیمت رکھ جاتے۔ جماعت احمدیہ کی دینی و اخلاقی حالت نہایت اعلیٰ دیکھی گئی۔ ایک دفعہ میں مسلسل ایک ماہ قادیان میں رہا۔ جب میں اپنے گاؤں کریام آیا۔ ایک شخص کو گالی نکالتے سنا میں نے کہا پورے ایک ماہ بعد یہ آواز ناشائستہ میرے کانوں میں پڑی ہے۔

اسی طرح چار پانچ یوم گذر گئے تو مغرب کے بعد حسب معمول حضرت صاحب تشریف رکھتے تھے۔ ہم دونوں نے بیعت کیلئے عرض کیا ہماری عرضداشت قبول ہوئی حضور نے ہمارے ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے کر کلمہ شہادت پڑھ کر اقرار کرایا کہ سچے دل سے کہو کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔

(رفقاء احمد جلد 10 ص 77 تا 81 احمدیہ بک ڈپو ربوہ 1961ء)

ڈی جی خان دھماکے میں جاں بحق ہونے والوں کی تعداد 33 ہو گئی

ڈیرہ غازی خان میں خودکش حملے میں جاں بحق ہونے والوں کی تعداد 33 ہو گئی کئی افراد ابھی تک لاپتہ ہیں۔ جاں بحق افراد کی تدفین کر دی گئی خودکش حملے کا مقدمہ درج کر لیا گیا، حکومت نے تحقیقات کیلئے کمیٹی تشکیل دے دی اور دہشت گردوں کی معلومات فراہم کرنے پر 50 لاکھ روپے انعام کا اعلان کیا ہے۔ 28 زخمیوں کو ملتان کے ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ 8 زخمیوں کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 18۔ دسمبر

طلوع فجر	5:33
طلوع آفتاب	7:00
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	5:09

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ
رہائش: 6214840
فون دکان 6212837

چلتے پھرتے بردکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

ماشاءاللہ گیزرز
گیزر خریدتے وقت گیج میں دھوکہ نہ کھائیں
بھاری چادر کے گیزر اب وزن کے حساب سے
35 گیلن وزن 70 کلو پرانے گیزر کی ریپرنگ اینڈ ایڈجسٹمنٹ کروائیں۔ 55 گیلن 10 گیج 82 کلو
17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

FD-10